از عدالت عظمیٰ

22 ستمبر 1955

دی ٹروپیکل انشورنس کمپنی لمیٹڈ ودیگراں

بنام

بھارتیہ یونین ودیگر (اور منسلک پٹیشن۔)

ایس آر داس، قائمقام چیف جسٹس بھگوتی، وینکٹا راما آائر، جعفر امام اور چندر سیکھر اآئر جسٹس صاحبان

انشورنس۔ جنرل انشورنس کاروبار کے ساتھ لائف انشورنس کا کاروبار کرنے والا-مرکزی حکومت کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کا اختیار-اس طرح کا اختیار، اگر صرف لائف انشورنس کے کاروبار تک محدود ہو-آرٹیکل 32 کے تحت پٹیشن میں جو بنیادیں نہیں لی گئی ہیں اگر اس سماعت پر زور دیا جاسکتا ہے، انشورنس ایکٹ (1938 کا IV) دفعہ 52-اے-بھارت کا آئین، آرٹیکل 32۔

درخواست کنندگان، دو انشورنس کمپنیاں، جو لائف انشورنس اور جنرل انشورنس دونوں میں کاروبار کرتی ہیں، نے انشورنس ایکٹ کی دفعہ 52-اے کے تحت ان کے خلاف جاری کردہ نوٹیفکیشن کے جواز پر سوال اٹھایا تاکہ ان کے معاملات کا انتظام سنبھالنے کے لیے منتظمین کی تقرری کی جائے، اس بنیاد پر کہ دفعہ 52-اے خصوصی طور پر لائف انشورنس کاروبار تک محدود تھی اور حکومت کو جنرل انشورنس کاروبار کا انتظام سنبھالنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

مانا جاتا ہے کہ 1938 کا انشورنس ایکٹ بلاشبہ لائف انشورنس کاروبار اور جنرل انشورنس کاروبار کے درمیان فرق کرتا ہے، لیکن اس کی بنیادی تعلق لائف انشورنس پالیسی ہولڈرز کی حفاظت کرنا ہے۔اگرچہ ایکٹ کے دفعہ 52-اے کا اطلاق کسی ایسے بیمہ کنندہ پر نہیں ہوتا جو صرف عام بیمہ میں کاروبار کرتا ہو، لیکن یہ بلاشبہ ایک ایسے بیمہ کنندہ پر لاگو ہوتا ہے جو دونوں کو یکجا کرتا ہے اور مرکزی حکومت کو کنٹرولر کی رپورٹ پر، جنرل بیمہ کاروبار سمیت بیمہ کنندہ کے پورے کاروبار کا انتظام سنبھالنے کے لیے ایک منتظم مقرر کرنے کا اختیار دیتا ہے جب ایسا بیمہ کنندہ لائف پالیسی ہولڈرز کے مفادات کے خلاف تعصب کے ساتھ کام کرتا ہوا پایا جاتا ہے۔

آرٹیکل 32 کے تحت پٹیشنوں میں جو بنیادیں خاص طور پر نہ لی گئی ہیں ان پر سماعت کے وقت زور نہیں دیا جا سکتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

بنیادی دائرہ اختیار: 1954 کی پٹیشن نمبر 186 اور 195۔

بھارت کا آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت بنیادی حقوق کا نفاذ۔

دونوں درخواستوں میں درخواست کنندگان کی طرف سے ایس سی آئزک، (موہن بہاری لال اور پی کے گھوش، بشمول)۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایم سی سیتلواڈ، بھارت کے اٹارنی جنرل (پورس اے مہتا اور پی جی گوکھلے، بشمول)۔

22 ستمبر 1955۔ عدالت کا فیصلہ جسٹس امام کے ذریعے سنایا گیا تھا۔ بھارت کا آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت یہ درخواستیں

1938 کے انشورنس ایکٹ کے دفعہ 52A کے تحت جاری کردہ نوٹیفیکیشن کے جواز اور منتظم کی تقرری پر سوال اُٹھاتی ہیں (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) ٹراپیکل انشورنس کمپنی کے معاملے میں 14 جولائی 1951 کے نوٹیفیکیشن کے تحت ایک منظّم کو تقرر کیا گیا تھا اور جوپیٹر انشورنس کمپنی کے معاملے میں 10 جولائی 1951 یہ دونوں بیمہ کمپنیاں لائف انشورنس اور جنرل انشورنس، بیمہ کا کاروبار کرتی ہیں۔

مانا جاتا ہے کہ منتظمین کی تقرری سے پہلے کنٹرولر نے درخواست کنندگان کو دفعہ 52-اے کے تحت نوٹس جاری کیے اور مرکزی حکومت کی وزارت خزانہ نے کنٹرولر کی رپورٹ میں الزامات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہیں خطوط بھیجے جس پر انہوں نے جواب دیا۔

درخواست کنندگان کے وکیل نے واضح طور پر کہا ہے کہ وہ بھارت کا آئین میں چوتھی ترمیم کے بعد کوئی آئینی نکتہ نہیں اٹھا سکے۔ اس لیے انہوں نے فرض کیا کہ ایکٹ دفعات 52-اے سے 52-جی کی توضیعات آئینی ہیں لیکن انہوں نے زور دے کر کہا کہ دفعہ 52-اے کے تحت نوٹیفکیشن اور کمپنیوں کے امور کا انتظام سنبھالنا اس لیے غلط تھا کیونکہ وہ ایکٹ کی دفعہ 52-اے کے ذریعے دیے گئے اختیارات سے تجاوز کر گئے تھے اور یہ کہ منتظمین کا تقرر کرنے والے نوٹیفکیشن قانون کے مطابق انتظام کی مدت طے نہیں کرتے۔ انہوں نے مزید زور دے کر کہا کہ ایکٹ کی دفعہ 52-بی کے توضیعات کی تعمیل نہیں کی گئی اور اس کے نتیجے میں ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے انتظام کو حد سے زیادہ طویل کیا گیا اور اس طرح یہ غیر قانونی ہو گیا۔ اس لیے درخواست کنندگان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ آخر میں، اس بات پر زور دیا گیا کہ ایکٹ یا کسی دوسرے قانون کی توضیعات کے تحت کوئی اختیار نہیں ہے جس کے ذریعے حکومت کو اس کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عام بیمہ کاروبار کے حوالے سے کمپنی کے امور کا انتظام سنبھالنے کا اختیار حاصل ہو۔ دفعہ 52-اے کے تحت حکومت کا اختیار خصوصی طور پر لائف انشورنس کے کاروبار تک محدود تھا۔

جہاں تک پہلے دو تنازعات کا تعلق ہے، ان میں پٹیشن نمبر 94 سال 1954 اور پٹیشن نمبر 183 سال 1954 پر زور دیا گیا تھا۔ لیکن اس عدالت نے انہیں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ ان سوالات کو آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواستوں میں خاص طور پر نہیں اٹھایا گیا تھا اور اسی کے مطابق انہیں مسترد کر دیا گیا تھا۔ جہاں تک موجودہ درخواستوں کا تعلق ہے اس سلسلے میں موقف ایک جیسا ہے اور اس کے نتیجے میں یہ ماننا ضروری ہے کہ درخواست کنندگان کو اب ان بنیادوں پر زور دینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی جو انہوں نے اپنی درخواستوں میں نہیں لی تھیں۔

تاہم، درخواست کنندگان کی جانب سے درخواست کی گئی آخری دلیل پر غور کرنا باقی ہے۔ مسٹر آئزک نے اس بات کی نشاندہی کی کہ درخواست کنندگان انشورنس کمپنیاں ہیں جو لائف انشورنس کاروبار اور جنرل انشورنس کاروبار دونوں کرتی ہیں۔ وہ دعوی کرتے ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 52-اے، اس توضیعات کی صحیح تشریح پر، صرف ایک بیمہ کنندہ کے ذریعے چلائے جانے والے لائف انشورنس کاروبار پر لاگو ہوتی ہے نہ کہ اس کے ذریعے کیے جانے والے عام بیمہ کاروبار پر۔ اس لیے ایکٹ کی دفعہ 52-اے کے تحت مقرر کردہ منتظم صرف بیمہ کنندہ کے ذریعے کیے جانے والے لائف انشورنس کاروبار کا انتظام سنبھال سکتا ہے۔ بیمہ کنندہ کے بیمہ کاروبار بشمول اس کے عام بیمہ کاروبار کا انتظام سنبھالنے کے لیے اسے اختیار دینے والے نوٹیفکیشن اس طرح ایکٹ کی دفعہ 52-اے کے تحت حکومت کو دیے گئے اختیارات سے باہر تھے اور اس طرح ایڈمنسٹریٹر کے ذریعے درخواست کنندگان کے عام بیمہ کاروبار کا انتظام سنبھالنا، قانونی اختیار کے بغیر تھا۔

قابل وکیل کی طرف سے پیش کردہ پیشکش کی نظر میں، دفعہ 52-اے کی متعلقہ توضیعات کو بیان کرنا ضروری ہے۔ اس دفعہ کے ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے:-

"اگر کسی بھی وقت کنٹرولر کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ لائف انشورنس کا کاروبار کرنے والا بیمہ کنندہ اس انداز میں کام کر رہا ہے جس سے لائف انشورنس پالیسیوں کے ہولڈرز کے مفادات کو نقصان پہنچ سکتا ہے، تو وہ بیمہ کنندہ کو اس طرح کا موقع دینے کے بعد، جیسا کہ وہ مناسب سمجھے، مرکزی حکومت کو اس پر ایک رپورٹ بنا کر دے سکتا ہے۔

ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے:-

"مرکزی حکومت، اگر اس رپورٹ پر غور کرنے کے بعد اس کی رائے ہے کہ ایسا کرنا ضروری یا مناسب ہے، تو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

کنٹرولر کی ہدایت اور نگرانی کے تحت بیمہ کنندہ کے معاملات کو سنبھالنے کے لیے ایک منتظم مقرر کر سکتی ہے۔

ذیلی دفعہ (4) میں کہا گیا ہے:-

"بیمہ کنندہ کے کاروبار کا انتظام ایڈمنسٹریٹر کی تقرری کی تاریخ کو اور اس کے بعد اس طرح ایڈمنسٹریٹر پر ہوگا، لیکن کنٹرولر کی اجازت کے علاوہ ایڈمنسٹریٹر مزید کوئی پالیسیاں جاری نہیں کرے گا۔

ایکٹ کی دفعہ 52-بی کا تعلق ایڈمنسٹریٹر کے اختیارات اور فرائض سے ہے۔ اس دفعہ کے تحت، ایڈمنسٹریٹر بیمہ کنندہ کے کاروبار کا انتظام کارکردگی کے ساتھ مطابقت رکھنے والی سب سے بڑی معیشت کے ساتھ کرے گا اور جتنی جلدی ممکن ہو، کنٹرولر کے پاس ایک رپورٹ درج کرے گا جس میں بتایا جائے کہ اس دفعہ کے تحت کون سے مخصوص کورسز لیے جانے چاہئیں جو لائف پالیسیوں کے ہولڈرز کے عمومی مفاد کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہوں گے۔ مخصوص کورسز میں سے ایک بیمہ کنندہ کے کاروبار کو ختم کرنا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 52-ڈی کا تعلق ایڈمنسٹریٹر کی تقرری کے خاتمے سے ہے۔ ایکٹ کے سیکشن 53 کا تعلق عدالت کے ذریعے انشورنس کمپنی کو ختم کرنے سے ہے اور یہ کنٹرولر کو کچھ بنیادوں پر انشورنس کمپنی کو ختم کرنے کے لیے عدالت میں درخواست دینے کے قابل بناتا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ کمپنی کا جاری رہنا پالیسی ہولڈرز کے مفادات کے لیے نقصان دہ ہوگا۔

مسٹر آئزک نے زور دے کر کہا کہ ایکٹ بیمہ کنندہ کے لائف انشورنس کاروبار اور جنرل انشورنس کے کاروبار کے درمیان واضح فرق کرتا ہے۔ انہوں نے رجسٹریشن، اکاؤنٹس اور فنڈز کی علیحدگی اور بیلنس شیٹس کے حوالے سے ایکٹ کے مختلف دفعات کا حوالہ دیا۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ ایکٹ "جنرل انشورنس بزنس" اور "لائف انشورنس بزنس" کی وضاحت کرتا ہے اور یہ دو قسم کے کاروبار بالکل الگ ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ ایکٹ "لائف انشورنس بزنس" کو "جنرل انشورنس بزنس" سے کچھ الگ سمجھتا ہے۔ تاہم، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اس فرق کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ہمیں دفعہ 52-اے (1) میں استعمال ہونے والے الفاظ کو ان کے

عام اور فطری معنی دینا ہوں گا۔" ایکٹ کی دفعہ 2 میں بیمہ کنندہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ وضاحت ایک بیمہ کنندہ کے بارے میں بتاتی ہے جو بیمہ کا کاروبار چلاتا ہے۔ یہ کاروبار یا تو لائف انشورنس کا کاروبار یا جنرل انشورنس کا کاروبار یا دونوں ہو سکتے ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 7 کے تحت دفعہ 2 کی شق (9) کی ذیلی شق (سی) میں بیان کردہ بیمہ کنندہ کے علاوہ ہر بیمہ کنندہ کے ذریعے جمع کروانا ہوتا ہے۔ یہ دفعہ جمع کی جانے والی رقم کی وضاحت کرتا ہے جہاں کاروبار صرف لائف انشورنس ہوتا ہے۔ اسی طرح، یہ کاروبار کے معاملے میں جمع کی گئی رقم کی وضاحت کرتا ہے۔ ایسا کیا جو صرف عام بیمہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

کاروبار کی تفصیل میں آتا ہے۔ یہ لائف انشورنس کے کاروبار اور عام انشورنس کے کاروبار کو یکجا کرنے پر بھی غور کرتا ہے اور اس طرح کی صورت میں جمع کی جانے والی رقم کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ واضح ہے کہ دفعہ 52-اے (1) کا اطلاق صرف عام بیمہ کاروبار کرنے والے بیمہ کنندہ پر نہیں ہوتا ہے۔ فیصلہ کرنے کا سوال یہ ہے کہ کیا یہ اس پر لاگو ہوتا ہے جب وہ اس طرح کے کاروباری لائف انشورنس کاروبار کے ساتھ بھی کرتا ہے؟ دفعہ 52-اے (1) "لائف انشورنس کا کاروبار کرنے والے بیمہ کنندہ" کی بات کرتا ہے۔ یہ "صرف لائف انشورنس کاروبار" کی بات نہیں کرتا ہے۔ بیمہ کنندہ کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے بیمہ کاروبار میں لائف انشورنس اور عام بیمہ کاروبار دونوں کو یکجا کرے۔ اگر وہ اس انداز میں کام کرتا ہے جو اس کے ساتھ لائف انشورنس پالیسیوں کے ہولڈرز کے مفادات کے لیے نقصان دہ ہونے کا امکان ہے، تو وہ خود کو ایکٹ کی دفعہ 52-اے کے توضیعات کے لیے قابل قبول بناتا ہے اور کنٹرولر مرکزی حکومت کو رپورٹ کرنے کا مجاز ہے۔ مرکزی حکومت، رپورٹ پر غور کرنے کے بعد، بیمہ کنندہ کے "امور" کے انتظام کے لیے ایک منتظم مقرر کر سکتی ہے اور بیمہ کنندہ کے " کاروبار" کا انتظام منتظم کے پاس ہوگا۔ بیمہ کنندہ کے الفاظ "امور" اور " کاروبار" اتنے وسیع ہیں کہ مرکزی حکومت کو بیمہ کنندہ کے عام بیمہ کاروبار سمیت اس کے پورے کاروبار کا انتظام سنبھالنے کا اختیار حاصل ہے۔ بصورت دیگر یہ فرض کرنا ایکٹ کی دفعہ 52-اے میں استعمال ہونے والے الفاظ کو غیر فطری معنی دینا ہوگا۔ موجودہ صورت میں بیمہ کنندہ پبلک لمیٹڈ کمپنیاں ہیں اور یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ ایکٹ کا مقصد صرف لائف انشورنس کاروبار کا انتظام ایڈمنسٹریٹر کو دینا ہے جبکہ بیمہ کنندہ جنرل انشورنس کاروبار کا انتظام کرنے کے لیے آزاد ہوں گے، کیونکہ دفعہ 52-بی کے تحت ایڈمنسٹریٹر کنٹرولر کو کمپنی کے معاشی اور موثر طریقے سے سنبھالنے کے بعد اسے بند کرنے کی تجویز دے سکتا ہے۔ دفعہ 53 کے تحت عدالت کسی بیمہ کمپنی کو بند کرنے کا حکم دے سکتی ہے اگر کنٹرولر کی درخواست پر یہ مطمئن ہو کہ کمپنی کا جاری رہنا پالیسی ہولڈرز کے مفادات کے لیے نقصان دہ ہے۔ کمپنی کو ختم کرنے کا تعلق اس کے پورے انشورنس کاروبار سے ہوگا جس میں لائف اور جنرل انشورنس کا کاروبار بھی شامل ہے، کیونکہ کسی کمپنی کو جزوی طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تصور کرنا مشکل نہیں ہے کہ اس کے عام بیمہ کاروبار کے حوالے سے کمپنی کے معاملات اس طرح کی مایوس کن حالت میں ہو سکتے ہیں کہ لائف پالیسی ہولڈرز کے مفادات کے تحفظ کے لیے ختم کرنا ہی واحد راستہ ہو سکتا ہے۔ جب ایکٹ کی توضیعات کا باریکی سے جائزہ لیا جائے گا، تو یہ محسوس ہوگا کہ اس کی بنیادی پالیسی لائف پالیسی ہولڈرز کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے، جو کسی بیمہ کنندہ کے بیمہ کاروبار کو چلانے کے طریقے سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ہمیں دفعہ 52-اے (1) کی تشریح کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہے کہ جہاں کوئی بیمہ کنندہ مختلف قسم کے بیمہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کاروبار کررہا ہے جس میں لائف انشورنس کا کاروبار بھی شامل ہے، وہ دفعہ 52-اے کی توضیعات کے لیے قابل قبول ہو جاتا ہے اگر وہ اس انداز میں کام کررہا ہے جو لائف پالیسیوں کے ہولڈرز کے مفادات کے لیے نقصان دہ ہے اور اسے کنٹرولر کی طرف سے دی گئی رپورٹ اور حکومت کی طرف سے ایڈمنسٹریٹر کی تقرری کے بعد نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لائف انشورنس کے کاروبار اور جنرل انشورنس کے کاروبار کے درمیان فرق کرنے والے ایکٹ کی توضیعات، الگ الگ کھاتوں اور بیلنس شیٹ کو لائف انشورنس پالیسیوں کے ہولڈرز کی حفاظت کے لیے نافذ کیا گیا ہے اور وہ بیمہ کنندہ کے ذریعے کیے گئے کاروبار کی مکمل تصویر فراہم کرتے ہیں جو بیمہ کنندہ کے لائف انشورنس کے کاروبار سے متعلق معاملات کی صحیح صورتحال کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ توضیعات ایکٹ کی دفعہ 52-اے کی توضیعات کو متاثر نہیں کرسکتی ہیں اور نہ ہی کرتی ہیں۔

اس کے مطابق ان درخواستوں کو 1954 کی پٹیشن نمبر 186 میں درخواست کنندگان 2، 3 اور 4 اور 1954 کی پٹیشن نمبر 195 میں درخواست کنندگان 2 اور 3 کے ذریعے ادا کیے جانے والے اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document